Digitized by Khilafat Library Rabwah

76

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۸ محرم ۱۳۹۵ھ * ۳۱ صلح ۱۳۵۴ ہش * ۳۱ جنوری ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۵

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آسمانی تعلیم اپنے اندر ایک روشنی اور نور رکھتی ہے

اسی لئے سچا مذہب اپنی صداقت کے نور سے خودبخود شناخت ہو کر روحوں میں اُتر جاتا ہے

"میرے نزدیک اشاعت مذہب کا بہترین طریق یہی ہے کہ وہ مذہب اپنی خوبیوں اور حسن کی وجہ سے خود ہی اندر چلا جاوے اور اس کے لئے بیرونی کوشش کرنی نہ پڑے مثلاً بعض چیزیں ایسی ہیں کہ وہ اپنی روشنی کی وجہ سے خودبخود نظر آتی ہیں جیسے سورج، چاند، ستارے وغیرہ۔ اور ایک وہ چیزیں ہیں جو ان روشنیوں کے بغیر نظر ہی نہیں آسکتی ہیں مثلاً چرند پرند وغیرہ کو ہم نہیں دیکھ سکتے جب تک روشنی نہ آوے۔ پس سچا مذہب اپنی روشنی اور حقانیت وصداقت کے نور سے خودبخود شناخت ہو کر روحوں میں اُترتا جاتا ہے اور دلوں کو اپنی طرف کھینچتا جاتا ہے۔ اِسی لئے میں نے کہا تھا کہ تعلیم ایک بڑا نشان ہے جس مذہب کے ساتھ تعلیم کا نشان نہیں ہوتا اُس کے دوسرے نشان فائدہ پہنچا نہیں سکتے۔ آسمانی تعلیم اپنے اندر ایک روشنی اور نور رکھتی ہے۔ وہ انسانی طریقوں سے بالاتر ہوتی ہے۔ ایک انسان جب بکلی مر جاوے اور گندی زندگی سے نکل آوے اُس وقت وہ خدا میں زندگی پاتا ہے اور سچے مذہب کا نشان محسوس کرتا ہے مگر خدا کے فضل کے سوا یہ کس کا کام ہے کہ گندی زندگی سے مر کر نئی زندگی پاوے۔ یہ اُس خدا کے ہاتھ سے ہوتا ہے جس نے دُنیا کو زندگی بخشی ہے وہ جس انسان کو مبعوث کرتا ہے پہلے اس کو یہ زندگی عطا کرتا ہے۔ وہ بظاہر دُنیا میں ہوتا ہے اور دُنیا کے لوگوں سے ہوتا ہے لیکن حقیقت میں وہ اِس دُنیا کا انسان نہیں ہوتا وہ خدا تعالیٰ کی چادر کے نیچے ہوتا ہے پھر خدا تعالیٰ اس کے مناسب حال تعلیم اس کو دیتا ہے جس کو اسی مناسبت کے لوگ سیکھتے ہیں۔ اس میں گند، نفس پرستی، ظلم اور شہوانی خواہشات کو پورا نہیں کیا جاتا بلکہ وہ پاک باتیں ہوتی ہیں جو انسان پر ایک موت وارد کر کے اُس کو ایک نئی زندگی عطا کرتی ہیں جس سے اس کو گناہ سوز فطرت مل جاتی ہے۔ وہ ہر ایک قسم کی ناپاکی اور گند سے نفرت کرتا ہے اور خدا تعالیٰ میں زندگی بسر کرنے میں راحت اور لذّت پاتا ہے۔ پس میرے نزدیک سچا مذہب اپنی اشاعت کا آپ ہی کفیل ہے اِس کے لئے کسی خارجی کوشش کی ضرورت نہیں ہوتی ہاں یہ سچ ہے کہ اُس کی صداقت کے اظہار کا ذریعہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو خدا کی طرف سے اُسے لے کر آتے ہیں۔ مقابلہ کے وقت اُن کو غلبہ ملتا ہے جو بطور نشان کے ہوتا ہے۔ اُن کی آمد اُس وقت ہوتی ہے جب دُنیا حق اور نور کے لئے بھوکی پیاسی ہوتی ہے۔ غرض عمدہ تعلیم اور کامل نمونہ جو اس تعلیم کی عمدگی کا زندہ ثبوت ہوتا ہے وہی اشاعت کا بہترین طریق ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۷۳، صفحہ ۲۷۲)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۱ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے:۔

"مسوڑھوں میں سوزش کی تکلیف ہے"

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت وعافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۳۱ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"ابھی گلے اور گردن میں تکلیف ہے"

احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازی عمر کے لئے توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

تعلیمی بورڈ کے سائنسی معلومات کے مقابلہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی نمایاں کامیابی

ثانوی تعلیمی بورڈ سرگودھا کے سائنسی معلومات کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کو شاندار کامیابی عطا کی ہے، الحمدللہ

عزیزم سید ابراہیم منیب احمد ابن مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر نے ثانوی تعلیمی بورڈ سرگودھا کے سائنسی معلومات کے مقابلہ میں ضلع جھنگ کی نمائندگی کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اوّل پوزیشن حاصل کی اور یکصد روپیہ کے انعامی بانڈز بطور انعام حاصل کئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی عزیز موصوف اور سکول کے لئے ہر جہت سے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

پہلا مرحلہ ختم ہونے میں ایک ماہ باقی ہے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا پہلا مرحلہ ۲۸ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش (مطابق ۲۸ فروری ۱۹۷۵ء) کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک کل وعدہ کا $\frac{1}{5}$ وصول ہو جانا چاہیئے۔ اندرون و بیرون پاکستان کے احباب نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد دہلوی * پرنٹر: سید عبدالحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۳۱ ماہ صلح ۱۳۵۴ ہش

اہم اور عظیم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کا طریق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حقیقی مومنوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ان کے نمونہ کو اپنانے کی تلقین فرمائی ہے جیسا کہ فرمایا قَدْ کَانَتْ لَکُمْ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ فِیْٓ اِبْرٰہِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ ج (الممتحنہ آیت ۴) یعنی ابراہیم ؑ اور اس کے ساتھیوں میں تمہارے لئے ایک اچھا نمونہ ہے۔ اسی لئے ہم لکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی عظیم ذمہ داری کو کما حقہٗ ادا کرنے کے سلسلہ میں اپنے متبعین کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک ابراہیم بننے کی کوشش کرے (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۹)

جہاں تک اپنے عملی نمونہ اور جانی و مالی قربانیوں کے ذریعہ دین کو دنیا میں پھیلانے کا تعلق ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو اسوۂ حسنہ پیش فرمایا وہ تین پہلوؤں پر مشتمل تھا۔ اوّل یہ کہ آپ نے خود اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اختیار کر کے اُس کی طرف کامل رجوع اختیار کیا۔ دوم اپنی اولاد کی ایسی تربیت فرمائی کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبردار اور ہر آن اُس کی طرف رجوع رکھنے اور دین کو دُنیا میں پھیلانے اور صلاح اور نیکی اور تقوٰی کو قائم کرنے والے ثابت ہوئے۔ سوم آپ نے اس خیال کے پیشِ نظر کہ اُن قوموں کی اصلاح جن کی طرف آپ کو مبعوث کیا گیا ہے صرف ایک یا دو نسل کا کام نہیں ہے بلکہ نسلاً بعد نسلٍ اس کام کا پورے جذبہ و جوش کے ساتھ جاری رہنا ضروری ہے آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور مسلسل یہ دُعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل میں ایسے وجود پیدا کرتا چلا جائے جو دین کو دنیا میں قائم کرنے اور اسے سربلند رکھنے والے ہوں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد ہی نہیں بلکہ آئندہ نسلوں کو بھی عظیم الشان انعاموں سے نوازا اور ان میں دین کی خاطر قربانیاں کرنے اور لوگوں کو راہ راست پر قائم رکھنے والے پیدا ہوتے چلے گئے اور صلاح، نیکی اور تقوٰی کا دَور دراز سے دراز تر ہوتا چلا گیا۔

جہاں تک خود اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اختیار کرنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اُسوۂ حسنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ اِبْرٰہِیْمَ کَانَ اُمَّۃً قَانِتًا لِّلّٰہِ حَنِیْفًا ط وَلَمْ یَکُ
مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ o شَاکِرًا لِّاَنْعُمِہٖ ط اِجْتَبٰہُ وَھَدٰہُ
اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ o وَاٰتَیْنٰہُ فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً ط
وَاِنَّہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ o ثُمَّ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ
اَنِ اتَّبِعْ مِلَّۃَ اِبْرٰہِیْمَ حَنِیْفًا ط (النحل آیات ۱۲۱ تا ۱۲۴)

ترجمہ:۔ ابراہیم ؑ یقیناً ہر خیر کا جامع، اللہ کے لئے تذلل اختیار کرنے والا اور ہمیشہ خدا کی کامل فرمانبرداری کرنے والا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا۔ وہ اُس (یعنی اللہ) کے انعاموں کا شکر گزار تھا۔ اُس (کے ربّ) نے اُسے برگزیدہ کیا تھا اور ایک سیدھی راہ کی طرف اُس کی راہنمائی کی تھی۔ اور ہم نے اسے اس دُنیا میں بھی بڑی کامیابی بخشی تھی۔ اور وہ آخرت میں بھی یقیناً صالح لوگوں میں سے ہوگا۔ اور (اے رسول) ہم نے تجھے وحی کے ذریعہ سے حکم دیا ہے کہ ہماری کامل فرمانبرداری پر ہمیشہ قائم رہنے والے ابراہیم ؑ کے طریق کی پیروی کر۔

اسی طرح جہاں تک اپنی اولاد کی تربیت کرنے اور انہیں بھی اپنی ہی طرح اللہ تعالیٰ کا کامل فرمانبردار اور دین کا خادم بنانے اور اپنی آئندہ نسلوں کے بھی انہیں اوصاف سے متصف ہوتے چلے جانے کے لئے دعائیں کرنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کے اسوۂ حسنہ پر بار بار اور بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور اس بارہ میں ان کی متعدد دُعاؤں کا بھی ذکر کیا ہے۔ ان دعاؤں میں سے ایک وہ دُعا بھی ہے جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے خانہ کعبہ کی بنیادیں اُٹھاتے وقت مانگی اور وہ یہ ہے:۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّۃً
مُّسْلِمَۃً لَّکَ ص وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ج
اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ o (البقرہ آیت ۱۲۹)

ترجمہ:۔ اے ہمارے ربّ! ہم کو اپنے فرمانبردار بنا اور ہماری نسل میں سے بھی ایک ایسی جماعت بنا جو (ساری کی ساری) تیری فرمانبردار ہو اور ہمیں (ہمارے مناسب حال) عبادت کے طریق بتا اور ہماری طرف فضل کے ساتھ توجہ فرما۔ یقیناً تُو (اپنے بندوں کی طرف) بہت توجہ کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس توجہ شغف اور تعہد کے ساتھ اپنی اولاد کی تربیت کی اور اپنی آئندہ نسلوں کے لئے اُن کے بھی دیندار، کامل فرمانبردار اور دین کے خدمتگذار ہونے کے لئے جس درد و الحاح سے دعائیں مانگیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی تربیتی مساعی اور دُعائیں جنابِ الٰہی میں مقبول ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد ہی نہیں بلکہ آئندہ نسلوں کو بھی عظیم الشان انعاموں سے نوازا اور ان کے ذریعہ سے نسلاً بعد نسلٍ دین پھیلتا اور غالب آتا چلا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ خود ان پر نیز ان کی اولاد اور آئندہ نسلوں پر ہونے والے افضال و انعامات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَوَھَبْنَا لَہٗٓ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ط کُلًّا ھَدَیْنَا ج وَنُوْحًا
ھَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّیَّتِہٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ وَ
اَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ط وَکَذٰلِکَ
نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ o وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی وَ
اِلْیَاسَ ط کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ o وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَ
یُوْنُسَ وَلُوْطًا ط وَکُلًّا فَضَّلْنَا عَلَی الْعٰلَمِیْنَ o وَمِنْ
اٰبَآئِہِمْ وَذُرِّیّٰتِہِمْ وَاِخْوَانِہِمْ ج وَاجْتَبَیْنٰہُمْ وَ
ھَدَیْنٰہُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ o (الانعام آیات ۸۵ تا ۸۸)

ترجمہ:۔ اور ہم نے اُس کو (یعنی ابراہیم ؑ کو) اسحٰق ؑ اور یعقوب ؑ دیئے تھے۔ ہم نے ان سب کو ہدایت دی تھی اور (اس سے) پہلے ہم نے نوح ؑ کو ہدایت دی تھی۔ اور اس (یعنی ابراہیم ؑ) کی نسل میں سے داؤد ؑ اور سلیمان ؑ اور ایوب ؑ اور یوسف ؑ اور موسیٰ ؑ اور ہارون ؑ کو بھی (ہدایت پر قائم کیا تھا)۔ اور اسی طرح ہم سنوار کر نیکیاں بجالانے والوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ اور زکریا ؑ اور یحیٰ ؑ اور عیسیٰ ؑ اور الیاس ؑ کو بھی (ہدایت دی تھی)۔ یہ سب کے سب نیکوں میں سے تھے۔ اور اسمٰعیل ؑ اور الیسع ؑ اور یونس ؑ اور لوط ؑ کو (بھی ہدایت دی تھی) اور ان سب کو ہم نے تمام جہانوں پر فضیلت دی تھی۔ اور انکے باپ دادوں اور انکی نسل اور انکے بھائیوں کو بھی ہم نے ہدایت دی تھی۔ اور ہم نے انہیں چُن لیا تھا اور انہیں سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی کی تھی۔

الغرض حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اسوۂ حسنہ یہ ہے کہ آپ نے قوموں میں توحید کو قائم اور راسخ کرنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ کی نہ صرف خود کامل فرمانبرداری اختیار کی بلکہ انتھک تربیتی مساعی اور مسلسل دعاؤں کے ذریعہ اپنی اولاد اور آئندہ نسلوں کو بھی خدا تعالیٰ کا کامل فرمانبردار اور دین کا خدمتگذار بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہونے دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تاکیدی ہدایت کا کہ ہم میں سے ہر شخص ابراہیم بننے کی کوشش کرے کا مطلب بھی یہ ہے کہ ہم میں سے ہر شخص نہ صرف خود اسلام پر عمل پیرا ہو کر اللہ تعالیٰ کا کامل فرمانبردار بنے بلکہ اپنی اولاد کو بھی خدا تعالیٰ کا فرمانبردار بنائے اور پھر نہ صرف اولاد کے لئے بلکہ اپنی آئندہ نسلوں کیلئے بھی درد و سوز کے ساتھ دُعائیں کرے کہ خدا تعالیٰ اُسکی ہر نسل کو اپنا فرمانبردار اور دین کا خدمتگذار بناتا چلا جائے تا وہ دُنیا میں اسلام کی سربلندی اور غلبہ کی خاطر بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرتی چلی جائیں اور اسوقت تک چین نہ لیں جبتک کہ اسلام دنیا بھر میں غالب نہ آجائے۔

اپنی اولادوں کی نسلاً بعد نسلٍ تربیت کرتے چلے جانا ہمارا ایک بنیادی فرض ہے۔ اس فرض کو ادا کئے بغیر ہم اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی اہم اور عظیم الشان ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رحمۃ للعالمین کا دشمنوں کیساتھ سلوک

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

(۲)

جنگ سے قبل آپ کا دشمنوں سے سلوک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق رہا کہ اعلان جنگ کے بغیر آپ نے کبھی حملہ نہیں کیا اور یہ قاعدہ مقرر فرمایا کہ جنگ شروع کرنے سے پہلے اطلاع دینی چاہیئے اب تو بین الاقوامی قانون بھی اس کا مطالبہ کرتا ہے کہ اعلانِ جنگ ضرور ہونا چاہیئے مگر سب سے پہلے یہ اصول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی مقرر فرمایا چنانچہ قرآن مجید آتا ہے کہ فَانْبِذْ اِلَیْھِمْ عَلٰی سَوَآءٍ (انفال ۵۹) یعنی جب تمہارے ہمسایہ قوم کے ساتھ معاہدات ہوں اور وہ اس پر قائم نہ رہے تو پہلے اعلان کرنا ضروری ہے کہ اب پیش آمدہ حالات کی وجہ سے ہماری تمہاری صلح نہیں رہ سکتی اگر وہ اس کا ازالہ نہ کرے تو پھر اعلان کردو۔ اس کے بعد اس کے ساتھ لڑائی جائز ہے۔

دشمن سے انتقام کی بابت اسلامی تعلیم

اسلام نے انتقام کی بابت جو اعلیٰ درجے کی تعلیم دی ہے کوئی دوسرا مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور وہ تعلیم یہ ہے کہ:

جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُھَا فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ۔ (الشوریٰ ع ۴)

یعنی بدی کی سزا اسی قدر بدی ہے اور جو معاف کردے مگر ایسے مقام اور محل پر کہ وہ عفو اصلاح کا موجب ہو۔ اسلام نے عفو خطا کی تعلیم دی لیکن یہ نہیں کہ اس سے شر بڑھے۔ یہ کامل تعلیم ہے۔ جب توقع اصلاح کی ہو تو عفو کرنا ہی بہتر ہے لیکن ایسا شریر جو باز نہیں آتا اور بے باک ہے اس کو سزا دینا ہی امن عامہ کے لئے مفید ہے۔

جنگ کے دوران دشمنوں سے سلوک

حملہ آور دشمن کے متعلق ہمیشہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو یہ ہدایت بھی دی کہ:

"اُغْزُوا بِسْمِ اللّٰہِ وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا وَلَا امْرَأَةً وَلَا تَقْتُلُوْا اَصْحَابَ الصَّوَامِعِ وَلَا تَقْتُلُوْا شَیْخًا فَانِیًا وَلَا طِفْلًا وَلَا صَغِیْرًا وَلَا امْرَأَةً وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ"

(مسلم و ابوداؤد)

یعنی اے مسلمانو! اللہ کا نام لے کر نکلو اور حفاظتِ دین کی نیت سے جہاد کرو مگر خبردار! مالِ غنیمت میں بددیانتی نہ کرنا اور نہ کسی قوم سے دھوکہ کرنا اور نہ دشمن کے مقتولوں کا مُثلہ کرنا (یعنی ناک کان وغیرہ کاٹنا) اور نہ بچوں اور عورتوں اور مذہبی عبادت گاہوں کے لوگوں کو قتل کرنا اور نہ بہت بوڑھے لوگوں کو قتل کرنا اور ملک میں اصلاح کرنا اور لوگوں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اس حدیث سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کرنے والے دشمنوں کے حقوق کو بھی قائم کیا اور ان کے ساتھ بھی انصاف کو مدنظر رکھا

دشمنوں کی عبادت گاہوں کے متعلق ہدایت

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو جو تعلیم دی اس میں دشمنوں کی عبادت گاہوں کی حفاظت بھی ضروری قرار دی گئی ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا۔

(سورۃ الحج ع۶)

یعنی خدا تعالیٰ کی اگر یہ عادت نہ ہوتی کہ بعض کو بعض کے ساتھ دفع کرتا تو ظلم کی نوبت یہاں تک پہنچتی کہ گوشہ گزینوں کے خلوت خانے ڈھائے جاتے اور عیسائیوں کے گرجے مسمار کئے جاتے یہودیوں کے معبد نابود کئے جاتے مسلمانوں کی مسجدیں جہاں کثرت سے ذکر خدا ہوتا ہے منہدم کی جاتیں۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کو خدا کا یہی حکم ہے کہ اگر وہ کسی ملک پر قبضہ کریں تو دشمنوں کی عبادت گاہوں سے کچھ تعرض نہ کریں۔

پناہ مانگنے والے دشمنوں سے سلوک

ایسے دشمنوں کے متعلق جو برسرِ جنگ ہوں۔ لیکن اُن میں سے کوئی شخص اسلام کی حقیقت معلوم کرنا چاہے تو اس بارے میں فرمایا:

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجِرْہُ حَتّٰی یَسْمَعَ کَلٰمَ اللّٰہِ ثُمَّ اَبْلِغْہُ مَاْمَنَہٗ

(توبہ ع۱)

یعنی اگر برسرِ جنگ مشرکوں میں سے کوئی شخص اس لئے پناہ مانگے کہ وہ اسلام کی تحقیقات کرنا چاہتا ہے تو اسے ضرور پناہ دو۔ اتنے عرصہ تک کہ وہ اسلام کی حقیقت جان لے اور کلام اللہ کے مضامین سے واقف ہو جائے۔ پھر اس کو اپنی حفاظت میں وہاں پہنچا دو جہاں وہ اپنے لئے امن کا مقام سمجھتا ہے۔

دشمن کے ساتھ صلح کے متعلق ہدایت

صلح کے متعلق قرآن مجید کی یہ ہدایت ہے کہ:

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَھَا۔

(انفال ۶۲)

کہ اگر دشمن صلح کا طالب ہو تو تم بھی صلح کی طرف جھکو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دشمنوں کو ہر ممکن رعایت جس سے نقصان نہ ہو دیتے تھے بشرطیکہ ایسا کرنا احکام خداوندی کے خلاف نہ ہو۔ چنانچہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جن شرائط پر صلح ہوئی۔ اُن میں کفار کو ہر ممکن رعایت دی گئی۔ مسلمانوں کے لئے شرائط صلح میں بظاہر نقصان ہی نقصان نظر آتا تھا لیکن رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی دوربین نگاہ یہ سمجھ رہی تھی کہ ان شرائط پر صلح ہو جانے سے ملک مزید خونریزی سے بچ جائے گا اور اس موقعہ پر بھی آپ کا وجود دشمنوں کے لئے باعث رحمت ثابت ہوا۔

دشمن کے جنگی قیدیوں سے سلوک

اسلام سے قبل دنیا میں جتنی قومیں اور سلطنتیں تھیں وہ اسیران جنگ کیساتھ ایسا وحشیانہ سلوک کرتی تھیں۔ جسے سن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اس کے برعکس رحمۃ للعالمین کے حسن سلوک کا مظاہرہ عجیب شان اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ مسلمانوں کو سب سے پہلے جنگِ بدر میں قیدی ہاتھ لگے۔ یہ اہل مکہ تھے۔ ان سے بڑھ کر مسلمانوں کا دشمن کوئی نہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جرمانہ لے کر اُن کو آزاد کر دیا۔ ان قیدیوں کو مہمانوں کی طرح رکھا گیا۔ ان قیدیوں نے خود اقرار کیا کہ اہل مدینہ بچوں سے بڑھ کر اُن کے آسائش کا اہتمام کرتے تھے۔

جنگِ بدر کے بعد غزوہ بنو مصطلق میں سو سے زیادہ قیدی بلا معاوضہ آزاد کئے گئے۔ اسی طرح حدیبیہ کے میدان میں کوہ تنعیم کے اسی حملہ آور قیدی بلا کسی شرط اور معاوضہ یا جرمانہ کے آزاد کر دئے گئے۔ بلکہ اکثر اسیروں کو خلعت اور انعام و اکرام دے کر رخصت فرمایا۔

ان تمام نظائر سے ثابت ہے کہ رحمۃ للعالمین اپنے حملہ آور دشمنوں پر قابو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور غلبہ پانے کے بعد کس قدر الطاف کریمانہ فرمایا کرتے تھے۔ سر ولیم میور نے بھی اپنی تصنیف "لائف آف محمد" میں جنگی قیدیوں سے آپ کے حسن سلوک کی بابت یوں اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:-

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہدایت کے ماتحت انصار و مہاجرین نے کفار کے قیدیوں کے ساتھ بڑی محبت اور مہربانی کا سلوک کیا۔ چنانچہ بعض قیدیوں کی اپنی شہادت تاریخ میں ان الفاظ میں مذکور ہے کہ خدا بھلا کرے مدینہ والوں کا، وہ ہم کو سوار کرتے تھے اور آپ پیدل چلتے تھے۔ ہم کو گندم کی پکی ہوئی روٹی دیتے تھے۔ اور آپ صرف کھجوریں کھا کر پڑے رہتے تھے۔ اس لئے (میور صاحب لکھتے ہیں) ہم کو یہ معلوم کرکے تعجب کرنا چاہیئے کہ بعض قیدی اس نیک سلوک کے اثر کے نیچے مسلمان ہو گئے اور ایسے لوگوں کو فوراً آزاد کر دیا۔ . . . . جو قیدی اسلام نہیں لائے۔ ان پر بھی اس نیک سلوک کا بہت اچھا اثر تھا۔

(سیرت خاتم النبیین حصہ سوم ص۱۵۵)

مقتول دشمنوں سے سلوک

جو دشمن جنگ میں مارے جاتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو اپنے انتظام کے ماتحت دفن کروا دیتے تھے اور اگر کفار اپنے کسی مقتول کی لاش مانگتے تو آپ واپس کر دیتے چنانچہ جنگ احزاب کے موقعہ پر جب مسلمانوں اور کفار کے درمیان شدید لڑائی ہوئی تو نوفل بن عبداللہ بن مغیرہ بھی مقابلے میں مارا گیا۔ اہل مکہ نے نوفل کی لاش لینے کے لئے دس ہزار درہم مسلمانوں کے سامنے پیش کئے لیکن حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لاش دے دو قیمت درکار نہیں۔

(تاریخ ابن ہشام)

قتل کرنے پر آمادہ دشمنوں سے حسن سلوک

حضور کی سوانح مقدسہ میں ایسے بے شمار واقعات ہمیں ملتے ہیں جن میں محبوب خدا رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دشمنوں کے ساتھ جو آپ کی جان لینے کے درپے ہوئے اُن سے کوئی انتقامی کارروائی نہیں کی بلکہ خطرناک سے خطرناک دشمن کو بھی اپنی آغوش شفقت میں لیکر یہ ظاہر کر دیا کہ آپ اپنے دشمنوں کیلئے بھی باعث رحمت تھے۔ ان میں سے چند واقعات بیان کرتا ہوں:-

ثمامہ بن اُثال رئیس یمامہ

ثمامہ بن اُثال یمامہ کا رئیس تھا۔ اسلام کی عداوت میں بہت سرگرم تھا اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی سازش کی (زرقانی سریہ قرطاء) ابن سعد جلد ۵ ص ۵۲ پر لکھا ہے کہ اُس نے خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ حضرت محمد بن مسلمہ سریہ قرطاء میں جن قیدیوں کو پکڑ کر لائے ان میں یہ شخص بھی تھا لیکن پکڑنے والوں کو علم نہ تھا کہ یہ کون ہے؟ اس نے بھی کمال ہوشیاری سے اپنے آپ کو مخفی ہی رکھا۔ ممکن ہے کہ اگر کسی صحابی کو اس کی مجرمانہ حرکتوں کا علم ہوتا تو وہ اس کا کام تمام کر دیتے۔ مدینہ میں جب یہ قیدی پہنچے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو پہچان لیا اور فرمایا اسے مسجد نبوی میں کسی ستون سے باندھ کر قید رکھا جائے جس سے آپ کی یہ غرض تھی کہ یہ مسلمانوں کی مجالس اور نمازوں کو دیکھ سکے گا۔ آپ ہر روز صبح کے وقت ثمامہ کے قریب جاتے اور دریافت فرماتے کہ ثمامہ تمہارا کیا ارادہ ہے ثمامہ جواب دیتا اگر آپ مجھے قتل کر دیں تو آپ کو اس کا حق ہے کیونکہ میرے خلاف خون کا الزام ہے لیکن اگر آپ احسان کریں تو مجھے شکر گزار پائیں گے اور اگر فدیہ لینا چاہیں تو میں دینے کو تیار ہوں تین دن تک یہی سوال و جواب ہوتا رہا آخر تیسرے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثمامہ کو کھول کر آزاد کر دو صحابہ نے اسے آزاد کر دیا اور صحابہ نے یہ سمجھ لیا کہ اب یہ وطن واپس چلا جائے گا لیکن ثمامہ آزاد ہوتے ہی بھاگ کر باہر نکل گیا اور ایک قریبی باغ میں گیا وہاں نہا دھو کر واپس آگیا اور آتے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اسلام قبول کر لیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک وقت تھا کہ مجھے تمام دنیا میں آپ کی ذات آپ کے دین اور آپ کے شہر سے سب سے زیادہ دشمنی تھی لیکن اب مجھے آپ کی ذات سے آپ کے دین سے اور آپ کا شہر سب سے زیادہ محبوب ہے۔

(بخاری کتاب المغازی)

حملہ آور دشمن سے سلوک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ حق کے کام میں کئی دفعہ اپنی جان کے ضائع ہو جانے کا خطرہ پیدا ہوا لیکن اس فریضہ کی خاطر جو خدا کی طرف سے آپ کے سپرد ہوا تھا یہ سب خطرات خوشی سے برداشت کئے۔ آخر کار منصوبہ قریش نے یہ کیا کہ ہر ایک قبیلہ کا ایک ایک شخص لیا جائے۔ اور وہ سب جمع ہو کر باہر نکلیں اور آپ کو قتل کر دیا جائے۔ اس سکیم کے ماتحت آپ کے مکان کا محاصرہ کیا گیا۔ لیکن اسی رات خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت آپ حضرت ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر مکہ سے نکل گئے اور جب قریش نے یہ جان لیا کہ آپ مکہ میں نہیں ہیں تو یہ اشتہار دیا کہ جو شخص آپ کا سر مبارک (نعوذ باللہ) کاٹ کر لائے گا۔ اس کو سو اونٹ انعام دئے جائیں گے۔

سراقہ سو اونٹ کی لالچ میں گھوڑے پر سوار ہو کر آپ کے تعاقب میں نکلا۔ اور آپ کے اس قدر نزدیک پہنچ گیا۔ کہ آپ کے قرآن پڑھنے کی آواز وہ سن رہا تھا لیکن اس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی تو اس نے تیروں سے فال لی۔ اور فال خراب نکلی اور جب پھر ایسا دوبارہ ہوا۔ تب اس نے اپنا ارادہ بدل لیا۔ اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی اور کہا کہ ٹھہرو میری بات سنو۔ اس نے بتایا کہ میں آپ کے قتل کرنے کے ارادہ سے آپ کے پیچھے بھاگا گیا تھا۔ لیکن اب میں پروانہ امن کا طلبگار ہوں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا سراقہ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے۔ سراقہ نے حیران ہو کر پوچھا کہ کسریٰ بن ہرمز شہنشاہ ایران کے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں جب ایران فتح ہوا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ سراقہ کو بلاؤ۔ وہ بلائے گئے اور ان کے ہاتھوں میں وہ کنگن پہنائے گئے۔ اُس وقت سب کی نگاہ میں وہ نقشہ آگیا کہ اس کمزوری اور ضعف کے وقت خدا کے رسول نے وطن چھوڑا اور سو اونٹوں کی لالچ میں سراقہ نے آپ کا تعاقب کیا۔ لیکن رحمۃ للعالمین کے عفو و درگذر نے سراقہ کو اسلام لانے کی توفیق دی اور بجائے ارادہ قتل کا سزاوار ہونے کے اُسے ایسی عظیم الشان بشارت ہوئی۔ جیسے وہ مسلمانوں کو فخر سے سنایا کرتا تھا اور آج وہ پوری ہوئی۔

شیبہ کا واقعہ

غزوہ حنین میں مکہ کا ایک مخالف شخص جس کا نام شیبہ تھا مسلمانوں کی طرف سے اس ارادہ کے ساتھ جنگ میں شامل ہو گیا کہ جب دونوں لشکر آپس میں ملیں گے تو میں موقعہ پا کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کر ڈالوں گا۔ جب لڑائی تیز ہوئی اور دشمنوں کی تیر اندازی کی وجہ سے اسلامی لشکر میں بھگدڑ مچ گئی اور یکدفعہ ایسا آیا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد چند صحابہ رہ گئے تو شیبہ نے تلوار کھینچی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہونا شروع کیا وہ خود کہتا ہے کہ جب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ میرے اور آپ کے درمیان آگ کا ایک شعلہ بھڑک رہا ہے اور اگر میں قریب ہوا تو وہ شعلہ مجھے بھسم کر کے رکھ دے گا۔ اتنے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ لیا اور فرمایا شیبہ ادھر آؤ۔ جب میں آپ کے پاس گیا تو آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر پھیرا اور فرمایا اے خدا شیبہ کو ہر قسم کے شیطانی خیالات سے نجات عطا فرما۔ وہ کہتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پھیرنا تھا کہ خدا کی قسم میرے دل سے اگلی ساری دشمنی اور عداوت جاتی رہی اور میرا دل آپ کی محبت سے بھر گیا۔ پھر آپ نے فرمایا شیبہ اب آگے بڑھو اور دشمن سے لڑو۔ تب میں آگے بڑھا اور میں نے دشمن سے لڑنا شروع کر دیا میرے دل میں اس وقت سوائے اس کے اور کوئی خواہش نہ تھی کہ میں اپنی جان قربان کر کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچاؤں اور خدا کی قسم اگر اس وقت میرا باپ بھی زندہ ہوتا اور وہ میرے سامنے آجاتا تو میں اُس کا سر اتارنے سے بھی دریغ نہ کرتا۔

غزوہ ذات الرقاع کا واقعہ

غزوہ ذات الرقاع سے واپسی کے وقت دوپہر کو صحابہ ادھر ادھر پھیل گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آرام فرمانے کے لئے ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے چونکہ مدینہ قریب آگیا تھا۔ اس لئے انہوں نے سمجھا

(باقی صفحہ ۔۔۔)

78
Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۸۴۴

میں ممتاز اختر زوجہ قریشی محمد اسمٰعیل اختر صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷۴/۵/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ ممتاز اختر زوجہ قریشی محمد اسماعیل اختر صاحب۔ گواہ شد:۔ قریشی محمد اسماعیل اختر (خاوند موصیہ)

گواہ شد:۔ عبد الرزاق خان ولد حاجی شمیر خان دار الرحمت وسطی۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۱۸۸۵

میں محمد شفیق ولد چراغ محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال بیعت یکم جنوری ۱۹۳۹ء ساکن بندر بوشہر ایران۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ (۱) پلاٹ سکنی واقع لائل پور رقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی -/۴۰۰۰ روپے۔

(۲) پلاٹ سکنی واقع محلہ دار النصر ربوہ رقبہ ۱۲ مرلہ مالیتی -/۳۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۷۲۴۰ ریال ایرانی یا -/۵۵ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت و پنشن ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد شفیق حال بندر بوشہر ایران۔

گواہ شد:۔ بشارت احمد ملک وصیت نمبر ۱۶۷۴۳ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بندر بوشہر ایران۔

گواہ شد:۔ ملک الطاف الرحمٰن وصیت نمبر ۱۶۰۴۳

مسل نمبر ۲۱۸۸۶

میں رانی کندن خاتون بنت رانا محمد یار نون صاحب قوم جٹ نون پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۵۸ء ساکن بستی جمال والا کھاکھی ضلع ملتان۔ آج بتاریخ ۷۴/۵/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۴ تولے ایک ماشہ مالیتی -/۲۲۴۶ روپے

۲۔ زیور نقرئی وزنی ۲۵ تولے مالیتی -/۲۲۵ روپے

۳۔ سلائی مشین پرانی مالیتی -/۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ رانی کندن خاتون بنت رانا محمد یار نون صاحب بستی جمال والا کھاکھی ڈاکخانہ لسوڑی ضلع ملتان۔ گواہ شد:۔ رانا فیض بخش ولد رانا کریم بخش صاحب بستی جمال والا ضلع ملتان۔ گواہ شد:۔ حکیم عبد الحمید ولد ملک غلام محمد صاحب بستی جمال والا ضلع ملتان۔

مجلس انصار اللہ کا نیا سال اور نیا عزم

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یکم جنوری ۱۹۷۵ء سے مجلس انصار اللہ کا نیا سال شروع ہوچکا ہے۔ گذشتہ سال باوجود ایک کڑی آزمائش میں سے گذرنے کے مجلس انصار اللہ نے جس ہمت قربانی اور اخلاص کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابلِ رشک ہے۔ انہوں نے سال گذشتہ کے مقابل پر مجلس کا چندہ نمایاں زیادتی کے ساتھ ادا کیا۔ نیز تعمیر گیسٹ ہاؤس کے سلسلہ میں ساٹھ ہزار روپے کے قریب رقم فراہم کی اور اس کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موجودہ سال احباب کو بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور وہ سابقہ سال سے بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کریں۔ اللّٰھم آمین

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ہفتہ وصولی

جملہ قائدین و دیگر عہدیداران کی خدمت میں گزارش ہے کہ پانچ فروری تا بارہ فروری ہفتہ وصولی منانے کا اہتمام فرماویں اور تدریجی بجٹ کے لحاظ سے بقایا جات مکمل کرنے کی کوشش فرماویں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم بشارت احمد صاحب لائبریرین انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم منشی سبحان علی صاحب وفات پاچکے ہیں۔ قطعات ۱۷، ۱۸، ۱۹ / ۲۵ واقع محلہ دار العلوم والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہیں۔ اسی طرح قطعہ ۹ واقع محلہ دار الیمن کا نصف والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان بھی ہیں۔ (۱) عبد السلام صاحب طاہر (۲) نصیر احمد صاحب (۳) مظفر احمد صاحب پسران مرحوم (۴) نصیرہ بیگم صاحبہ (۵) منیرہ بیگم صاحبہ (۶) شریفہ بیگم صاحبہ (۷) صفیہ بیگم صاحبہ

استدعا ہے کہ پلاٹس مذکورہ بالا جو والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہیں۔ مرحوم کے تمام وارثان کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

رحمۃ للعالمین کا دشمنوں کے ساتھ سلوک بقیہ صفحہ ۴

کہ اب کسی دشمن کے حملہ کا کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا مگر دشمن تاک میں تھا جب صحابہ ادھر ادھر پھیل گئے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص حفاظت کے لئے نہ رہا۔ تو ایک شخص آگے بڑھا۔ اُس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار ہاتھ میں پکڑی اور آپؐ کو جگایا اور پوچھا کہ بتائیں اب آپ کو میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی طرح لیٹے لیٹے نہایت اطمینان سے فرمایا اللہ۔ آپ کا یہ جواب دینا تھا کہ اُس کے جسم پر کپکپی طاری ہوئی اور تلوار اُس کے ہاتھ سے گر گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً ہی تلوار اپنے دستِ مبارک میں لے لی اور پھر اُس سے پوچھا کہ بتا اب تجھے میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے۔ وہ کہنے لگا آپ ہی رحم کریں تو کریں۔ آپؐ نے فرمایا تو نے میرے مُنہ سے اللہ کا نام سُنکر کہہ دینا تھا کہ اللہ مجھے بچائے گا۔ مگر تجھ سے اتنا بھی نہ ہوسکا کہ میری ہی نقل کر لیتا۔ اس کے بعد رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو بلایا اور بتایا کہ یہ آدمی مجھے قتل کرنے کے لئے آیا تھا لیکن اس قاتل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کر دیا۔ (سیرۃ طیبہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۵: ۲۸۷)

(باقی)

درخواست دعا

والد محترم میاں محمد سعید صاحب جہلمی حال مقیم ۹ ش فیکٹری ایریا ربوہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز خاکسار بھی چند دنوں سے شدید بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب اور مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(نعیم احمد طاہر حاجی پورہ سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اسکی رحمت کے بیشمار جلوے جماعت احمدیہ پر ظاہر ہو چکے ہیں

نوجوان نسل کو ان فضلوں سے آگاہ رکھنے کے لئے اِن باتوں کو گھروں میں باربار دُہراتے رہنا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیشگوئیوں کے مطابق جماعت کی عالمگیر وسعت اور نئی نسل کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے آگاہ رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ایک فردِ واحد تھا جس کو کہا گیا تھا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا جس کو کہا گیا تھا کہ اِس کثرت سے تیری طرف خلائق کا رجوع ہو گا کہ راستے ہموار نہیں رہیں گے اس کے علاوہ اور ہزاروں پیشگوئیاں ہیں۔ اب دیکھ لو اس کا نام اپنے گاؤں سے نکلا اور دُنیا کے کناروں تک پہنچ گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ براہینِ احمدیہ کی طباعت کے وقت مَیں امرتسر مطبع میں جاتا تھا تو راستے میں کوئی مجھے پہچانتا بھی نہیں تھا اور نہ کوئی پوچھتا تھا کہ یہ ہے کون اور کیا کرنے جا رہا ہے اور مطبع کا مالک بھی میری پیشین گوئیوں کو پڑھتا تھا اور حیران ہوتا تھا کہ اِس قسم کا انسان جس کو کوئی قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھتا وہ یہ کہہ رہا ہے کہ میری طرف خلائق کا رجوع ہو گا اور مَیں مرجع عالم بن جاؤں گا اور میری آواز دُنیا میں گونجے گی۔ براہینِ احمدیہ میں بہت سی بنیادی پیشگوئیاں ہیں جنہیں سُن کر دُنیا حیران ہوتی تھی اور تعجب میں پڑتی تھی اور آپ فرماتے ہیں کہ کسی کی نظر بھی میری طرف نہیں اُٹھتی تھی ایک بظاہر غیر معروف وجود جو دُنیا کی نگاہ میں غیر معروف تھا اور اپنے پیدا کرنے والے رب کا آلہ کار بننے والا تھا جسے سوائے اس کے رب کے اَور کوئی نہیں جانتا تھا آج دیکھو اس حالت سے اس کے رب نے اس کو نکال کر کیسی شہرت عطا فرمائی اِس وقت بھی ہماری اِس مسجد میں باوجود اس کے کہ کچھ دوست کاموں کی وجہ سے کچھ بیماری کی وجہ سے یہاں نہیں بھی ہوں گے پھر بھی ہزاروں کی تعداد میں سامعین موجود ہیں۔

غرض جس کو کسی وقت ایک آدمی بھی نہیں پہچانتا تھا ایک مقام پر اس کے متبعین میں سے جمعہ کے وقت مسجد میں ہزاروں افراد جمع ہو گئے۔ پھر مغربی افریقہ کے دورہ میں اس سے بڑے بڑے مجمعوں میں مَیں نے جمعہ کے خطبے دیئے۔ صحیح تعداد تو مجھے یاد نہیں لیکن ہمارا خیال ہے کہ سالٹ پانڈ میں ایک جمعہ میں کم و بیش بیس ہزار کی تعداد میں احباب شامل ہوئے اور لیگوس میں ایک جمعہ میں کثیر تعداد میں احمدی احباب موجود تھے۔ جو چھوٹا ہال تھا وہ بھرا ہوا تھا۔ سکول کے کمرے بھرے ہوئے تھے۔ درمیان کا صحن بھی بھرا ہوا تھا۔ غرض وہاں آدم ہی آدم تھا اور وہ نمائندے تھے جماعت کے سب افراد تو نہیں تھے۔ پس جہاں تک خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمت کا سوال ہے اس کے بے شمار جلوے جماعتِ احمدیہ پر ظاہر ہو چکے ہیں لیکن کیا یہ بے شمار جلوے ہمارے ذہنوں میں اور ہماری نوجوان نسل کے ذہنوں میں موجود رہتے ہیں جس کے بعد انسان اللہ تعالیٰ سے روگردانی نہیں کر سکتا اور جس کے بعد انسان کے دل میں سوائے خدا کے اور کسی کی قدر اور پیار باقی نہیں رہتا۔ یہ باتیں گھروں میں اجتماعوں میں اور جلسوں میں اور جب ان کے بچے اکٹھے ہوتے ہیں دہرانی چاہئیں۔ اب اگلی نسل کو سنبھالنے کا وقت آگیا ہے۔ چھوٹے بچوں کو ایک ایک دو دو چھوٹے چھوٹے واقعات ایسے رنگ میں سمجھائے جائیں کہ وہ سمجھ جائیں اور چوتھی اور پانچویں اور اس سے بڑی جماعت والے بچوں کے لئے ان واقعات پر مشتمل کتابیں شائع ہونی چاہئیں اور بچوں کے لئے کافی مواد موجود ہے جس کا استعمال ہونا چاہیئے۔"

(الفضل ۱۰ر جولائی ۱۹۷۳ء صگ، ص۵)

اِسلام کی تبلیغ کو اکنافِ عالم تک پہنچانا ہمارا کام ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ رمئی ۱۹۴۷ء میں فرماتے ہیں کہ :-

"مَیں جماعت کو ایک نہایت اہم امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے یہ کوئی سوسائٹی نہیں کہ جو اپنے لئے کچھ اصول طے کر کے کام کو چلا رہی ہو اور انہی اصولوں کے اندر اپنے کاموں کو محصور رکھتی ہو بلکہ ہر نیک کام کرنا ہماری جماعت کا فرض ہے اور اسلام کی تبلیغ کو اکنافِ عالم تک پہنچانا ہمارا کام ہے۔ اِن اغراض کو پُورا کرنے کے لئے مَیں نے تحریکِ جدید جاری کی جس کے تحت مختلف سکیمیں کام کر رہی ہیں ان سکیموں کو چلانے کے لئے جماعت کے لوگوں میں سے وقفِ زندگی کا مطالبہ کیا تھا میرے مطالبہ پر جن لوگوں نے زندگیاں وقف کی ہیں ان میں سے بعض کو مبلغ بنایا گیا ہے بعض کو مدرّس بنایا گیا ہے اور بعض کو دوسرے کاموں پر لگایا گیا ہے۔۔۔ چنانچہ مختلف لوگوں کو مختلف کاموں پر لگا دیا گیا ہے اور لگایا جا رہا ہے۔۔۔ اور کچھ تعلیم حاصل کر رہے ہیں تاکہ وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے بھائیوں کی جگہ جا کر کام کریں۔"

(الفضل ۴ر جون ۱۹۴۷ء)

احبابِ جماعت کو علم ہے کہ اِس غرض کو پُورا کرنے کے لئے مرکزِ احمدیت میں جامعہ احمدیہ کے نام سے ادارہ قائم ہے جس میں ہر سال موسمِ گرما کی تعطیلات کے بعد داخلہ ہوتا ہے جس کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ گزارش ہے کہ جو احمدی والدین اپنے بچوں کو اِس غرض کے لئے پیش کرنا چاہیں اور جو نوجوان خود اپنے آپ کو وقف کرنا چاہتے ہیں دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ (وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہے

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شوریٰ ۱۹۳۸ء میں فرمایا :-

"آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہو گا۔۔۔ وہ لوگ جو دس فیصدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں۔"

(رپورٹ مشاورت ۱۹۳۸ء)

مخلصینِ جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ ازراہِ کرم حسبِ شرح چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے نیک نمونہ

مکرم چوہدری حمید احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ (لاہور) نے تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں سالِ گزشتہ سے اضافہ کے ساتھ سو فیصدی خدام کو شامل کرنے کی ازحد کوشش فرمائی ہے۔ اگر دیگر قائدین بھی اسی جذبہ کے ماتحت جملہ خدام کو تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں شامل کرنے کی کوشش فرما دیں تو دفتر سوم کے مجاہدین بھی اپنے بزرگوں کی طرح اشاعتِ اسلام کا عظیم الشان ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

تریاقِ اٹھرا — اٹھرا کے علاج کیلئے — کورس ۲۰/- روپے
نورِ نظر — اولادِ نرینہ کیلئے — کورس ۲۵/- روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ — فون ۵۳۸